تحقیق وتنقید — قسط۲ (آخری)

کامران طاہر☆

حدِرجم اور مولانا اِصلاحی

❸ حدرجم کے بارے میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل

خلافت ِراشدہ کے دورِ مسعود میں بھی عہد ِنبوی ﷺ کی سنت کے مطابق زنا کے بارے میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کا فرق ملحوظ رکھا گیا اور کنوارے یا شادی شدہ کی اس تفریق کو ایک سنت ِرسول ﷺ کی حیثیت سے تسلیم کرکے محصن زانی پر حدِرجم نافذ کی گئی۔ ذیل میں ہم اس سلسلے میں چند شواہد پیش کرتے ہیں:

① عن ابن عباس قال: خَطبَ عمرُ بن الخطاب، فحَمِد الله تعالی وأثنیٰ عليه، فذكر الرّجم فقال: لا تُخْدَعُنَّ عنه فإنه حدّ من حدود الله تعالی، ألا إنَّ رسول الله ﷺ قد رَجَمَ ورَجَمْنَا بعده، ولو لا أن يقول قائلون زاد عمر في كتاب الله عزّ وجلّ ما ليس منه لكَتَبْتُه في ناحية المصحف. [مسند أحمد مع شرح أحمد محمد شاكر: ۱/ ۲۳۲، إسناده صحيح]

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا جس میں پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر رجم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''لوگو! تمہیں اس کے بارے میں دھوکے میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے، یہ اللہ کی حدود میں سے ایک حد ہے۔ آگاہ رہو کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے بھی بعد میں رجم کیا اور اگر لوگوں کیلئے یہ کہنے کا موقع نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اِضافہ کردیا ہے تو میں ضرور اس (رجم) کو قرآن کے حاشیے میں دَرج کردیتا۔''

② عن ابن عبّاس قال: قال عمر: لقَدْ خشِيتُ أن يطُولَ بالنّاس زمانٌ

☆ فاضل المَعْهَد العَالِي للدّعْوَة والإعْلام تابع جامعہ لاہور الاسلامیہ

حَتّىٰ يقولَ قائلٌ: لا نجدُ الرّجم في كتاب الله فيضلوا بترك فريضةٍ أنزلها الله، ألا وإن الرّجم حقّ عَلىٰ من زَنىٰ وقد أحصن إذا قَامَتِ البيّنةُ أو كان الحَبَلُ أو الاعتراف ...... ألا وقد رجم رسول الله ﷺ ورجمنا بعده. [صحيح البخاري: ٦٨٢٩]

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مجھے یہ اندیشہ ہے کہ طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بعض لوگ یہ کہیں گے کہ ہمیں تو کتاب اللہ میں رجم کا حکم نہیں ملتا، یوں وہ اللہ کے ایک نازل کردہ فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہوں گے۔ خبردار! رجم کی سزا واجب ہے اُس شخص پر جو شادی شدہ ہونے کے بعد مرتکبِ زنا ہو بشرطیکہ اس پر گواہی قائم ہو یا (عورت کا) حمل ظاہر ہو یا (جرم کا) اِعتراف موجود ہو ...... آگاہ رہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدِ رجم نافذ فرمائی اور ان کے بعد ہم نے بھی اس کو جاری کیا۔''

③ عن سلمة قال: سمعت الشعبي يحدث عن عَليّ حين رجم المرأة يوم الجمعة وقال: قَدْ رجَمتُها بسُنَّة رسول الله ﷺ. [البخاري: ٦٨١٢]

''سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے شعبی سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات سنی کہ جب اُنہوں نے جمعہ کے روز ایک زانیہ عورت کو رجم کی سزا دی تو فرمایا: ''میں نے اس عورت کو سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق رجم کیا۔''

④ قال عمر بن عبد العزيز: إنَّ النبي ﷺ رجم ورجم خلفاؤه بعده والمسلمون. [1]

''سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بلا شبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حد رجم نافذ کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفا اور دوسرے مسلمان حکمرانوں نے بھی رجم کی حد نافذ کی۔''

⑤ قال الجمهور: إنَّ رسول الله ﷺ قد رجم، وقد رجم الخلفاء الرّاشدون بعد النبي ﷺ وصرّحوا بأن الرجم حد. [2]

''جمہور کا کہنا ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کی حد جاری فرمائی اور بعد میں

[1] المغني لابن قدامه: ٩/ ٣١٠، تحقيق عبد الله بن عبد المحسن وغيره.

[2] كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ٥/ ٦٩.

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے بھی حدرجم جاری کی اور اُنہوں نے رجم کے حدِ شرعی ہونے کی صراحت کی۔"

ان تمام شواہد اور حوالوں سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ خلافت راشدہ کے دورِ مبارک میں بھی شادی شدہ محصن زانی کیلئے حدِرجم کی سزا نافذ رہی ہے۔

اجماعِ صحابہ رضی اللہ عنہم وعلمائے اُمت رحمۃ اللہ علیہم

① حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں:

أَجمَع الصّحابةُ وأئمةُ الأمصَار عَلىٰ أنَّ المُحصِن إذا زَنىٰ عامدًا عالِمًا مُختارًا فعليه الرّجم ، ودفع ذلك الخوارج وبعض المعتزلة.[1]

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا اجماع ہے کہ شادی شدہ جانتے بوجھتے اور اختیار سے زنا کرے تو اس کی سزا رجم ہے، اس میں خوارج اور بعض معتزلہ نے اختلاف کیا ہے۔''

② امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أجمع العلماء علىٰ وُجوبِ جَلدِ الزّاني البِكْر مِائة ورجمِ المُحصِن وهُو الثيِّب ولم يُخالِف في هٰذا أحد من أهل القبلة ...... الخوارج وبعض المعتزلة.[2]

''کنوارے زانی کیلئے سو کوڑے اور شادی شدہ زانی کیلئے حدِرجم کے وجوب پر تمام علما کا اجماع ہے اور اس کا (پوری اُمت میں) کوئی بھی مخالف نہیں سوائے خوارج اور بعض معتزلہ کے۔''

③ شارح الہدایہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وعَلىٰ هٰذا إجماعُ الصَّحابة أي على وجوب الرّجم إذا كان الزّاني مُحصِنًا.[3]

''اور اگر زانی شادی شدہ ہو تو رجم کے واجب ہونے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے''

[1] فتح الباري: ١٢/ ١١٨. [2] شرح مسلم: ١٢/ ١٨٩.

[3] العناية شرح الهداية: ٧/١٥٣.

④ صاحب روح المعانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وقد أجمع الصّحابة ومن تقدّم من السّلف وعلماءِ الأمّة وأئمّةِ المُسلمينَ علىٰ أن المُحصِن يُرجَم بالحجارة حتّىٰ يموتَ .[1]

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اَسلاف، علمائے اُمت اور اَئمہ مسلمین کا اس پر اجماع ہے کہ شادی شدہ زانی کو پتھروں سے رجم کیا جائے گا حتیٰ کہ اس کی موت واقع ہوجائے۔''

مفسرین کا نقطۂ نظر

① امام ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں سورۂ نور کی آیت نمبر۲ کے تحت جمہور مفسرین کے موقف کو ثابت کرنے کیلئے رجم سے متعلقہ احادیث لائے ہیں۔[2] رجم کے متعلق مذکورہ روایات کا درج کرنا آپ کے ہاں صحیح موقف کی دلیل ہے۔

② صاحب مجمع البیان رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اگر یہ دونوں کنوارے ہوں تو ہر ایک کو سو سو کوڑے لگیں گے اور اگر یہ شادی شدہ ہوں یا ان میں سے ایک شادی شدہ ہو تو وہ بلا اختلاف رجم کا مستحق ہے۔''[3]

③ امام شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت رقمطراز ہیں:

وأمّا من كان مُحصِنًا من الأحرار فعليه الرّجم بالسّنة الصّحيحة المتواترة وبإجماع أهل العلم .[4]

''شادی شدہ آزاد زانی کیلئے رجم ہے جو سنتِ صحیحہ متواترہ اور اجماعِ علما سے ثابت ہے۔''

④ جمال الدین قاسمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وفي الحديث بيان السّبيل الذي جعله الله لهنّ وهو جلد مائة وتغريب عام في البكر، وفي الثّيب الرّجم .[5]

''...... کنوارے کیلئے سو کوڑے اور ایک سالہ جلاوطنی جبکہ شادی شدہ کیلئے رجم کی سزا ہے۔''

---

[1] تفسیر روح المعاني: ۱۳/ ۳۱۳.
[2] تفسیر القرآن العظیم: ۳/ ۴۱۷.
[3] تفسیر مجمع البیان: ۴/ ۱۲۴.
[4] تفسیر فتح القدیر: ۴/ ۶.
[5] تفسیر القاسمي: ۷/ ۱۱۶.

⑤ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں:

''سو کوڑوں کی مذکورہ سزا صرف غیر شادی شدہ مرد وعورت کیلئے مخصوص ہے، شادی شدہ لوگوں کی سزا سنگساری ہے۔''[1]

⑥ مولانا اَبو الاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ مذکورہ آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں:

''یہ اَمر کہ زنا بعد احصان کی سزا کیا ہے قرآنِ مجید نہیں بتاتا بلکہ اس کا علم ہمیں حدیث سے حاصل ہوتا ہے۔ بکثرت معتبر روایات سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف قولاً اس کی سزا رجم (سنگسار) بیان فرمائی ہے بلکہ عملاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مقدمات میں یہی سزا نافذ بھی کی ہے، پھر چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے اپنے اپنے دور میں یہی سزا نافذ کی اور اسی کے قانونی سزا ہونے کا بار بار اعلان کیا۔ صحابہ وتابعین میں یہ مسئلہ بالکل متفق علیہ تھا، کسی ایک شخص کا بھی کوئی قول ایسا موجود نہیں ہے جس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکے کہ قرنِ اوّل میں کسی کو اس کے ایک ثابت شدہ حکم شرعی ہونے میں کوئی شک تھا، ان کے بعد تمام زمانوں اور ملکوں کے فقہائے اسلام اس بات پر متفق رہے ہیں کہ یہ ایک سنت ثابتہ ہے کیونکہ اس کی صحت کے اتنے متواتر اور قوی ثبوت موجود ہیں جن کے ہوتے کوئی صاحبِ علم اس سے انکار نہیں کر سکتا۔''[2]

⑦ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

''بدکاری کی ابتدائی سزا جو اسلام میں عبوری طور پر بتلائی گئی تھی وہ سورۃ النساء: ۱۵ میں گزر چکی ہے، اس میں کہا گیا تھا کہ جب تک مستقل سزا مقرر نہ کی جائے ان بدکار عورتوں کو گھروں میں بند رکھو، پھر جب سورۃ النور کی یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا اس کے مطابق بدکار مرد وعورت کی مستقل سزا مقرر کر دی گئی ہے وہ تم مجھ سے سیکھ لو اور وہ ہے کنوارے (غیر شادی شدہ) مرد وعورت کیلئے سو سو کوڑے اور شادی شدہ مرد وعورت کو سو سو کوڑے اور سنگساری کے ذریعے مار دینا۔''[3]

⑧ مولانا محمد لقمان سلفی حفظہ اللہ آیت کی تفسیر میں روایاتِ رجم لائے ہیں اور خلاصہ یوں

---

[1] معارف القرآن: ۶/ ۳۴۳۔
[2] تفہیم القرآن: ۳/ ۳۲۷۔
[3] أحسن البیان: ص۴۵۸۔